ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | بنوش جرعۂ وصلش زجام نورالدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعلم

قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۱۲

۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء و ۲۔ ساون بروز جمعرات

نمبر ۱

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں سراج الدین صاحب | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نورالدین

اخبار قادیان

حضرت خلیفة المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بفضل خدا بخیریت ہیں اور تمام درس معتادہ حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام بہمہ وجوہ بخیریت ہیں

حضرت خواجہ صاحب کا کام دن بدن بڑھتا جاتا ہے ان کے تازہ خطوط دوسری جگہ درج اخبار ہیں۔ برادران چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے اور شیخ نور احمد صاحب لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میاں فضل الدین صاحب ٹھیکیدار گورہ پلٹن والے نے مبلغ صہ/ ماہوار ساز خواجہ صاحب ارسال فرمائے جزاہ اللہ احسن الجزاء

احاطہ دار الضعفاء میں تعمیر چاہ کے واسطے جو تحریک کی گئی تھی اسپر حافظ عبد المجید صاحب نے کوہ منصوری سے مبلغ مسے روانہ کئے ہیں۔ امید ہے کہ دیگر احباب بھی توجہ فرماوینگے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب ابھی تک کوہ مری پر سکونت پذیر ہیں

حضرت مفتی صاحب بحکم حضرت خلیفة المسیح بمعہ مولوی فاضل حاجی عبد الحی صاحب عرب کے براسے وعظ ریاست کپورتھلہ تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں بخیریت کامیابی سے واپس کرے۔ (ابن عمر)

اثر صداقت

نتیجہ مباحثہ

گرچہ ہر کس ز دو لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

اگرچہ وقتی شور وغوغا مچالیں اور بظاہر اپنی فتح کا نقارہ چند منٹوں کے واسطے بجالیں اور غرباء کے پیسوں سے ملاں لوگ اپنی جیبیں بھرلیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام متقی کا ہے۔ چندروزہ خوشی کچھ شے نہیں اس کا نمونہ موضع مانگٹ اونچے میں ہوا جو ذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اس میں یہ بھی حلفیہ بیان ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اُن مولویوں کو جو ہمارے ساتھ مسئلہ وفات حیات مسیح پر گفتگو کریں گدھا کا خطاب عطا کیا ہے۔ ممکن ہے یہ سچ ہو کیونکہ ہم نے بھی دیکھا ہے کہ مولوی صاحب موصوف خود بھی اس مسئلہ پر گفتگو کرنے سے بھاگتے ہیں اور بڑی طرح بھاگتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اللہ اللہ صداقت آخر صداقت ہی ہے گو ایک دنیا اس کا انکار کرے۔ اور جھوٹ جھوٹ ہی ہے گو سب لوگ اس کی تائید کریں۔ دو سال سے کچھ زیادہ ہی عرصہ ہوا ہے کہ موضع مانگٹ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ ہوا تھا احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی تھے دو دن مباحثہ ہوا۔ دور دور سے لوگ آئے تھے اور کئی دیہات سے آئے۔ دونوں عالموں نے اپنا اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے مفصل اور بسیط تقریریں کیں جن میں صدق وعدل کے لحاظ سے اور قرآن وحدیث کے شواہد کے ساتھ مدلل گفتگو کرنے کے اعتبار سے پھر نتیجہ اور ثمرہ کے اعتبار سے احمدی فریق کا عالم غالب آیا اور میدان مباحثہ سے گوئے سبقت بھی وہی لیگیا۔ بروز مباحثہ دونوں عالموں نے حضرت مسیح کی حیات و وفات کے بارے میں تلی روس الاشہاد بھرے مجمع میں حلف بھی اٹھائے مولوی ابراہیم صاحب نے قسم اٹھائی کہ حضرت مسیح اپنے خاکی قالب کے ساتھ زندہ اس وقت تک آسمان پر موجود ہے اور احمدی مولوی صاحب نے قسم کھائی کہ حضرت مسیح فوت ہوگئے ہیں۔ پھر تقریروں کے بعد مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا کہ مجمع سے جو حضرت مسیح کو زندہ سمجھتے ہیں وہ میرے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سب غیر احمدی صاحبان جو مولوی صاحب موصوف کے ہم مشرب اور ہم خیال تھے سب کے سب مولویصاحب کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے تو مولوی ابراہیم صاحب

(بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

سیالکوٹی نے فرمایا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے والے ہیں اور باوجودیکہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی نے وفات مسیح کے ثابت کرنے کے لئے بہت تقریر کی لیکن اُن میں سے ایک نے بھی وفات کو نہیں مانا مولوی صاحب کا یہ کہنا اور اس طرز کو استعمال کرنا ایک حکمت عملی تھی جس سے مقابلتاً احمدی فریق کو جو تعداد میں غیر احمدیوں کی نسبت بہت ہی تھوڑے تھے استخفاف اور تحقیر منظور تھی جس کے مقابل احمدی فریق کے مولویصاحب نے بھی اسیطرح کیا کہ سب احمدیوں کو اُٹھا کر یہ کہدیا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت مسیح کو فوت شدہ یقین کرتے ہیں اور باوجودیکہ مولوی ابراہیم صاحب نے بہت لمبی تقریر فرمائی لیکن ان سے ایک پر بھی اثر نہوا اور نہ ان میں سے کسی ایک نے مسئلہ وفات کو چھوڑ کر مسئلہ حیات کو تسلیم کیا

مباحثہ کے دن موضع مانگٹ اونچے میں کوئی پندرہ بیس کس احمدی ہونگے جو بحث میں موجود تھے اور وہاں کے غیر احمدی بھی سب کے سب حاضر تھے اور دونوں عالم اپنی اپنی تقریریں کر کے حاضرین کے دلوں کے کھیتوں میں تخم ریزی فرما گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی غلام رسول صاحب کا بویا ہوا بیج تو اسقدر اُگا کہ خود موضع مانگٹ اونچے میں سٹھ پچاس آدمی احمدی ہو گئے اور آج دو سال کے عرصہ میں احمدیوں کی تعداد دو اڑھائی سو سے بھی زیادہ ہے اور خدا جانے اس بحث کا اثر مجمع کے بیرونی لوگوں پر کیا کچھ ہوا ہو گا یہ اثر تو صرف اسی گاؤں کے لوگوں پر ہوا جہاں بحث ہوئی پھر علاوہ اس کے دیکھئے کہ بحث سے پہلے موضع مذکور سے احمدی جماعت کا چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں سالانہ پچاس روپیہ یا کچھ کم زیادہ اس سے وصول ہوتا تھا۔ آج خدا کے فضل سے اُسی موضع سے تین چار سو روپے سے بھی زیادہ وصول ہوتا ہے۔ اور آج موضع مانگٹ اونچے میں غیر احمدیوں سے صرف دو چار کس باقی ہیں باقی کچھ مر گئے اور بہت بڑی تعداد خدا کے فضل سے احمدی ہو گئی اور جو احمدی ہو گئے ہیں کیا وہ اور کیا غیر احمدی حضرت مسیح کو سب کے سب فوت شدہ مانتے ہیں اور سب یہی کہتے ہیں کہ وہ بڑا ہی جھوٹا مولوی ہے جس نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت مسیح کو زندہ کہا۔ حالانکہ وہ فوت ہو گیا ہے اور آج اگر مولوی ابراہیم صاحب اور مولوی غلام رسول دونوں مانگٹ اونچے میں آجائیں اور روز مباحثہ کی طرح اپنے ہمخیالوں کا امتیاز کرنا چاہیں تو میرے خیال میں مولوی ابراہیم کے ساتھ موضع مذکور کے باشندوں سے ایک بھی حضرت مسیح کی حیات کے خیال کا آدمی نہ اُٹھیگا پھر مولوی غلام رسول کے ساتھ خدا کے فضل سے گاؤں کے سب لوگ اُٹھ کھڑے ہونگے اور مسیح کی وفات کا قائل ایک کثیر التعداد گروہ نظر آئیگا

پس یہ صداقت ایک طالب حق کے لئے کچھ تھوڑا نشان نہیں اور حضرت سیدنا مولانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب مرزا غلام احمد صاحب کے صدق دعاوی پر اس کا کچھ تھوڑا اثر نہیں کاش کوئی منصف مزاج اور طالب حق ہو کر اس ماجرا پر محققانہ نظر ڈالتا اور سچائی کو پا کر قبول کرتا

کس قدر افسوس ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی باوجودیکہ ایک دنیا مان گئی ہے کہ حضرت مسیح اسرائیلی فوت ہو گئے پھر بھی وہی بے سُرا راگ الاپتے پھرتے ہیں اور جا بجا حیات مسیح کا وعظ سنا سنا کر اسلام کو سخت ضعف پہنچا رہے ہیں ان سے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی اچھے ہیں جو باوجود ہمارے سلسلہ کے سخت معاند ہونے کے زمانہ کی عام ہوا کو شناخت کر گئے اور حیات مسیح کے غلط مسئلہ کو اپنی تقریروں سے رخصت کر دیا چنانچہ سنہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک دو ماہ کا عرصہ گذرنے پر موضع تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے درمیان مباحثہ ہوا اور مولوی راجیکی نے امور بحث کو ترتیب دینے کے لئے پہلے مسئلہ حیات و وفات مسیح پیش کیا تو مولویصاحب نے انکار کیا کہ میں اس مسئلہ پر ہرگز بحث نہیں کرونگا پھر مولویصاحب کیطرف کے لوگوں نے بھی بار بار عرض کیا کہ مولوی صاحب جس طرح بھی ہو آپ مسئلہ حیات و وفات مسیح پر بحث کریں - - -

.. ..

.. .. لیکن مولویصاحب نے ہر بار انکار ہی کیا اور بالآخر بڑے جوش کے ساتھ باواز بلند بھرے مجمع میں فرمانے لگے کہ میرے نزدیک مرزائیوں کے ساتھ جو اس مسئلہ میں بحث کرتا ہے وہ گدھا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مولویصاحب کے نزدیک اب مسئلہ وفات مسیح ایسا مبرہن اور متحقق ہے کہ جو اب بھی اس سے انکار کرتا ہے آپ کے نزدیک وہ ایسا احمق اور بیوقوف ہے کہ جس کو گدھا کہنا چاہیے۔ میں اس مجمع میں موجود تھا اور میں نے یہ الفاظ مولویصاحب موصوف کی زبان سے خود اپنے کانوں سے سُنے تھے اور مجمع کے سب لوگوں نے سنے تھے جو گواہی دے سکتے ہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سچا واقعہ ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر اس مسئلہ کی بحث کو تو ٹال دیا گیا اور بحث کے لئے حضرت مسیح موعود کی وفات کا مسئلہ پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے فوت ہو گئے اس لئے جھوٹے تھے اس مسئلہ میں مولوی راجیکی نے وہ سیر کن تقریر کی کہ مولوی ثناء اللہ کے ہوش گم ہو گئے۔ چنانچہ دوسرے دن بحث کے لئے بڑی مجبوری کے ساتھ تیار کئے گئے اور دوسری بحث میں مولوی ثناء اللہ کی وہ حالت ہوئی کہ عین مجمع مباحثہ میں سے مقابل سے اُٹھ بھاگے اور کہنے لگے میرا تو سر چکرا گیا ہے لوگ سارے مجمع میں اور مولویصاحب گاؤں میں داخل ہو رہے ہیں پیچھے سے آوازیں بھی دیگئیں مگر مولویصاحب ہیں کہ معاودت اور مراجعت کا نام ہی نہیں جانتے۔ پھر صبح طلوع آفتاب سے پہلے رخصت ہو گئے اور جا کر اپنے اخبار میں مولوی ابراہیم کی طرح پبلک کے سامنے فخریہ لکھا کہ ہم نے فتح پائی اور امتہ مرزائیوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر حضرت مسیح موعود کی وہ باتیں جن سے قوم نے انکار کیا اور ایسے برگزیدہ خدا کی تکذیب کی اور بُرا بھلا کہا آخر انہی باتوں کو ماننے کے لئے خدا کے فضل سے زمانہ خود بخود مجبور ہو جاتا ہے مسئلہ وفات مسیح کو جس پر فتوے تکفیر کے طیار ہوتے تھے آج اس مسئلہ کو مکفرین خود تسلیم کر رہے ہیں ؎

ہر چہ دانا کند، کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

ضرورت ہوشیارپور میں ایک مسلمان حلوائی ایک پرچون فروش دوکانداروں کی ضرورت ہے قابل اعتبار آدمیوں کو امداد سرمایہ کی بھی دیجائیگی۔ خط و کتابت بمعرفت ایڈیٹر بدر ہو

ارشاد المسیح ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب۔ احمدی کی نظم بعنوان ارشاد المسیح کا کچھ حصہ اخبار بدر میں چھپتا رہا ہے اسکو اب ڈاکٹر صاحب نے بصورت رسالہ شائع کیا ہے اور ساتھ نثر میں حضرت مرزا صاحب کی تعلیم بھی درج کی ہے۔ قابل اشاعت رسالہ ہے۔ ملنے کا پتہ ڈاکٹر صاحب موصوف بازار ڈوکریان۔ امرتسر

خواجہ صاحب کا خط بحضور حضرت خلیفۃ المسیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بحضور حضرت والا سلمہ اللہ تعالیٰ - لوازشنامہ ملگیا - خدا کے فضل کے دروازے کھلتے جاتے ہیں اور یہ تحریک موجودہ کسیقدر مرکزی حیثیت اختیار کرتی جاتی ہے اسوقت شمالی امریکہ - جنوبی امریکہ - چین - بخارا سنگاپور - ہنانگ - سیلون - آسٹریلیا - گویا سلطان عالم کے خطوط برابر شروع ہو رہے ہیں اور چاروں طرف سے امداد اور حوصلہ افزائی کے لیے لکھ رہے ہیں

اگرچہ اصل فضل اور برکت تو آسمان سے آنی چاہیئے - مجھے بلجیم بلایا گیا ہے جسوقت یہ خط پہنچیگا اگر خدا کو منظور ہوا تو اُسوقت میں بلجیم میں ہونگا - لندن کے ایک مشہور اخبار نے جسکا ایڈیٹر ایک ممبر پارلیمنٹ ہے اور وہ جج اخبار ہے اُس نے اسلامک ریویو پر ریویو کرکے حیرت ظاہر کی ہے کہ اسلام میں اس قدر خوبیاں ہیں اور ہمیں علم تک نہیں

انگلستان میں پانچ وقت اذان

بار رمضان انشاءاللہ

اب وقت بہت قریب ہے جب یہ خوشخبری آپ سنوگے کہ اب میں نے ایسی جگہ مستقل ڈیرہ جمایا ہے جہاں بآواز بلند پانچ وقت اذان اور نماز ہوگی رب ہا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین والی دعا ضرور سنی جاویگی - میری دعائیں جو متعلق مسجد ووکنگ میں چھ ماہ ہوئے ہیں اُن کا ابتدائی حصہ عنقریب شرف قبولیت حاصل کرنے کو ہیں - ہاں وقت دیماہے - خدا سامان کر رہا ہے کہ جب یہ بچہ بڑا ایک ایسی جگہ بیٹھے جہاں دعوت اسلام کی ہنیز جگہ کل دُنیا کو نظر آویں - آجتک تو ایک پرائیوٹ حیثیت رہی ہے جس کی کماحقہ حقیقت شاید ایک ہمسایہ کو بھی معلوم نہو - مفصل نہیں لکھ سکتا - شیطان ہمیشہ کمین میں ہے - لیکن دعا دعا دعا - آئندہ ایک بڑے انسان کی تبلیغ کے لیے ملک بلجیم چلا ہوں - دعا دعا

(خاکسار کمال الدین - سوفت نیشنل بنک آف انڈیا ۲۶ - بشپ گیٹ لندن)

سرمہ ہمارے دوست مرزا محمد افضل خانصاحب احمدی سوشر بازار مٹ ۱۲۷ شہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کرکے مفید پایا ہے جس کو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے ۔

عورت جہودیت سے اسلام تک

(عورتوں کے حقوق پر خواجہ صاحب کا لیکچر - جو لندن میں عورتوں کے ایک شاندار جلسہ میں دیا گیا)

آہ! زندگی کیا ہے ایک سراب اور دُنیا کیا ہے ایک دھوکہ یا مایا جیسے ہندو فیلسوف کہہ گئے ہیں -

دیکھئے کوئی خوشی ایسی ہوگی جو رنج وتکلیف میں بدل نہ گئی ہو بلکہ جسے ہم نے راحت و سرور کا مقام سمجھا وہی مایوسیوں اور نااُمیدیوں کا دلدل نکلا - کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رنج وراحت زمان ومکان کی دو لونڈیاں ہیں اور انسان اُن کی کھیل کے لئے ایک بیکس وبیچارہ کھلونا ہے یہ ایک حقیقت ہے اور تلخ حقیقت ہے ہاں اس کی تلخی جس تجبر و رنج کے ساتھ کہتے ہیں آج چھ ہزار برس ہوئے ہمارے پہلے والدین نے چکھی اور تلخکامی کسی اور نے نہ دیکھی - مسرت افزا وادی عدن کی سحر آفریں روشوں میں ابھی آرام سے چلنے بھی نہ پائے تھے کہ سخت تلخکامی کا پیالہ سامنے آگیا جس کی تلچھٹ تک اُنھیں نوش کرنی پڑی -

وہ بھی کیا خوش گھڑیاں تھیں جب خداوند عالمیان نے عدن کی مشرق میں ایک باغ بنایا اور آدم کو اُس میں رکھا - ہر ایک درخت جو آنکھ کو پسند ہو اور کھانے میں خوش ذائقہ ہو - زمین سے اُگایا گیا - عدن سے ایک دریا بھی آتا تھا جو اُس باغ کو سیراب کرکے اُس کی خوبصورتی اور دلکشی کو بڑھاتا تھا - جناب آدم کل کائنات کے بادشاہ بنائے گئے - اور ہر میدان کا جانور اور ہر قسم کا پرند اُن کے سامنے حاضر کیا گیا - آپ نے ہی اُنکا نام تجویز کیا اور پھر اسی نام پر وہ آئندہ پکارے گئے لیکن آدم کو ان چیزوں سے کوئی خوشی حاصل نہوئی تھی ان کے لئے ان میں کوئی ان کا معین ومددگار نہو سکتا تھا - میری ہڈی میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت انسانی روح کی خواہش تھی اور اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے عورت مرد سے نکالی گئی تاکہ وہ دونوں ایک لحم وپوست ہوں - ایک دوسرے کی محبت میں اُمیدوں کی راتیں اور مرادوں کے دن گذارنے لگے - لیکن ہیہات بہار کے دن گنتی کے ہوتے ہیں - اور ایام عروسی چند بنفتے

علاوہ ازیں لوگ کہتے ہیں عورت کا ستارہ نحوست میں اُس وقت طلوع کرنے لگتا ہے جب وہ تنہا ہوتی ہے - اُس کی متجسس اور عجوبہ پسند طبیعت یہی بعض کہتے ہیں عورت کے پہلو میں ایک کانٹا ہے اور جو ہیں وہ مرد سے جدا ہوئی ایسی باتوں کے متعلق جن سے اُسے روکا جاوے یا جو اُس سے مخفی رکھا جاوے وہ کانٹا اُسے تکلیف دینے لگتا ہے - مجھے تو چنداں علم نہیں کہ یہ فتویٰ جو مردوں نے عورت کے حق میں دے رکھا ہے کہاں تک درست ہے - لیکن اگر اس فتوے کی حمایت میں کسی تائیدی نظیر کی ضرورت ہو تو اے شریف خواتین - میں کیوں نہ مادر اول کی طرف اشارہ کردوں جس کی فطرت پر عورت کی فطرت ہے - حوّا کو درخت علم کا خیال بھی کبھی نہ آیا جب تک وہ آدم کے پاس رہی - اور بات بھی ٹھیک ہے آدم کی صحبت ایسی دلچسپ ودلربا ہوگی کہ حوّا کو کسی اور مضمون کو سوچنے کا موقعہ ہی کہاں ملتا ہوگا - لیکن جونہی آدم سے حوّا جدا ہوئی اُسے استعجاب نے آگھیرا اور عجائب پرستی کو نفس وشیطان نے اکسایا اور یہ تو ظاہر ہے کہ تنہائی الشیطان کا تخت گاہ بن جاتا ہے ۔

ممنوع پھل کھانیکے لئے حوّا کے وجوہ

حوّا نے خیال کیا نہیں ضرور یہ پھل کھانا چاہیئے جس سے ہمکو روکا گیا ہے - علاوہ ازیں جہانتک اُس نے اس سوال کو عقل وفکر کے سامنے پیش کیا اُسے یہی بہتر معلوم ہوا وہ سوچنے لگی کیا علم کے درخت کا پھل کھانا کوئی بدی ہو سکتی ہے - کیا خداوند کی منشا ہمکو بے علم اور جاہل رکھنے کی ہے - خدا کے متعلق ہمیں ایسا تو خیال کرنا بھی گناہ ہے تو پھر کیا یہ گناہ ہے کہ ہم میں نیک وبد کی تمیز ہو جاوے - کیونکہ آخر یہی خدا کہتا ہے کہ اس درخت کے کھانے سے کھانیوالے بدی - بھلائی میں تمیز کرلیگا - اور اگر بدی سے بچنا ہی ضروری ہے تو پھر از بس ضروری ہے کہ میں یہ پھل کھالوں - جب بدی بھلائی میں تمیز ہی نہوگی تو ہم بدی سے بچ کیسے سکینگے - علاوہ ازیں حوّا نے سوچا کہ بھلا ہمارے جاہل اور بے علم رہنے سے خدا کے جلال میں کیا اضافہ ہوگا

بلکہ جس قدر علم و معرفت بڑھیگا اسیقدر مجھ میں حمد و شکر گذاری کرنے کا احسان زیادہ ہوگا۔ کیا خدائے تعالیٰ نے مجھے علم و دانائی حاصل کرنے کے قوا نہیں بخشے اور اگر اُس نے انسان میں یہ قوتیں رکھدی ہیں توپھر یہ قوتیں نشو و نما پانی چاہئیں۔ جنابہ حوا نے بہت ہی سر مارا۔ بہت ہی سوچا اُن کی عقل میں کوئی بھی معقول بات نہ آئی کہ کیوں خدا کیطرف سے ممانعت ہو سکتی ہے کہ درخت علم نہ کھایا جاوے۔ یہ بات اُنھیں لاینحل بھید ہی نظر آیا۔ اور اگر آپ صاحبان مجھسے پوچھیں تو حوا حق بجانب تھیں۔ یہ تو کوئی بھید ہی تھا جو نہ حوا کو سمجھ آیا نہ مجھے سمجھ آتا ہے اور نہ کسی انسان کو اُس دن سے آج تک یہ سمجھ آیا ہے۔ جس درخت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اُس کو کھا کر انسان عقلمند ہوتا ہے اُس کے متعلق یہ گمان کرنا کہ خدا اُس کے کھائے جانے سے دریغ کریگا یہ تو رحیم فیاض مہربان خدا کی شان کے بہت خلاف ہے۔ حوا نے آخر اُس درخت کے پھل کو کھا ہی لیا جو کہ بدی اور نیکی کے درمیان تمیز کرنے کی قوت اُس میں پیدا ہو گئی۔ کیا راحت بخش نتیجہ ہے کہ بے عقلی کی بجائے دانشمندی اور جہالت کی بجائے بصیرت پیدا ہو گئی یہ تو ایک نایاب عطیہ الٰہی تھا اور ایک ایسا امر حوا کو حاصل ہو گیا جسے خوش قسمتی سمجھنا چاہئے۔ آدم سے عورت کی ذات تو طبعاً بے نفس اور غیر خود غرض پیدا ہوئی تھی وہ ایسی نایاب چیز سے کب دریغ کر سکتی تھی۔ حوا نے آدم کو وہ پھل دیا اور اُس نے بھی درخت علم کے پھل کو کھایا۔ لیکن خداوہ تو ایک حاسد خدا تھا۔ جیسے خروج باب ۲۰ میں خود اُس نے موسیٰ کو دس احکام شریعت دیتے ہوئے اپنے آپ کو حاسد سے ملقب کیا ہے علاوہ ازیں جیسے کہ بائیبل میں لکھا ہے خدا کو اس خیال سے بڑی تکلیف ہوئی۔ کہ ہیں! کہ آدم اب بدی نیکی میں تمیز کرنیکی طاقت حاصل کر کے ہم میں سے اور ہم سا ہو گیا۔ خدا کو بقول بائیبل یہ بھی گھبراہٹ تھی کہ درخت علم کے بعد اب کہیں درخت زندگی پر آدم ہاتھ چلا کر کہیں حیات ابدی نہ حاصل کرے۔ اس لئے خداوند خدا نے آدم کو باغ سے نکال کر اُسے اُس زمین کی کسانی کرنے کے لئے بھیجا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ یہ خدائی فیصلہ تھا اور قطعی تھا۔ وہ دن چنداں عورت کے ساتھ مراعات کرنے کے دن نہ تھے اور شاید آدم کو دیکھنے والا بھی کوئی نہ تھا اس لئے آدم کو اپنے بچاؤ کے لئے عورت پر الزام دینے میں ذرا بھی دغدغہ پیدا نہوا اور یہ تو شاید اس میں ایک معذرت ہے جو ورثہ میں شاید بہت سے ابن آدم کو ملی ہوئی ہے آدم نے اپنے ڈیفنس میں خدا کو کہا جس عورت کو آپ نے میرے ساتھ رہنے کو دیا ہے اُس نے یہ درخت مجھے کھانے کو دیا ہے۔ بہرحال یہ عذر پذیر نہوا اور اچھا ہوا کہ قبول نہوا۔ کیونکہ کسی مرد کا کیا حق ہے کہ وہ ایک عورت کو نقصان دیکر اپنی عزت کو حاصل کرے۔ آدم کو ابدی ہلاکت کی سزا ملی۔ کیا انقلاب ہے وہ جو خوش و خرم تھا اب زندگی کے تمام دنوں کے لئے غم و ہم میں ڈالا گیا۔ وہی جو کل کائنات کا بادشاہ تھا وہ ایک ذرہ ذرہ کا محتاج ہو گیا۔

اس مصیبت کی ذمہ دار عورت تھی۔

جس کے لئے خداوند نے زمین سے ہر ایک درخت آنکھ کو بھلانے والا اور ذائقہ میں اچھا پیدا کیا اُسکے لئے اب زمین لعنت ہو گئی اور کانٹوں کے سوا اور کچھ پیدا نہ کر سکتی تھی۔ کیا سر کے بل آدم گرا اور کیا تقدیر نے پیچ مارا۔ اور یہ سب کچھ بقول کتاب پیدائش صرف عورت کے طفیل ہوا۔ تو پھر آپ خود ہی خیال کریں کہ آدم کے بچے کو عورت ذات کیا اچھی معلوم ہونے لگی جس ذات شریف کے حالات ماسبق یہ ہوں وہ آدم کے بیٹوں سے کسی مراعات۔ نیک سلوک یا برابری کی اُمید کیسے رکھ سکتی ہے

عورت کی ذلت کی ذمہ دار کتاب پیدائش

لیڈی صاحبان اور جنٹلمین مجھے آپ معاف فرماویں اگر میں نے اُن واقعات کے بیان کرنے میں آپ کا وقت لیا ہے جو بائیبل کے ابتدائی صفحات میں آپ خود بھی لفظاً لفظاً پڑھ سکتے تھے اور اس کی ایک وجہ تھی۔ میری ناقص رائے میں جو کچھ آجتک مردوں نے بُرا بھلا عورت کے متعلق کہا یا لکھا ہے اُس کی ذمہ دار کتاب پیدائش ہے۔ شریف خواتین کیا آپ مرد کے بچے کو معاف نہ کرینگی جب اُس نے اسرائیلی خاندان میں سکر یہی کچھ عورت کے متعلق پڑھا اور اس لئے اگر یہ سمجھ کر اُس نے آپ کے حقوق کیطرف بے التفاتی کی یا وہ اپنے عام سلوک میں آپ کے ساتھ عمدہ برتاؤ نہ کر سکا۔ مثلاً شادی کے معاملہ میں ہی۔ اور شادی پر تو ساری زندگی کا رنج و راحت حصر رکھتا ہے اور تمام آئندہ امور زندگی اس سے وابستہ ہیں ایسے اہم معاملہ میں مرد نے اسرائیل کے گھرانے میں آپ کو کوئی رائے دینے کا حق نہیں دیا۔ اُس کے نزدیک عورت کیا ہے۔ گھر میں کوئی چیز یا گھر کا کوئی برتن۔ اگرچہ نہایت ہی خوبصورت یا گھر کی زیب و زینت۔ لیکن ایک بیجان چیز۔ جسکو جہاں چاہا رکھدیا۔ اور چیزوں کی طرح عورت بھی ترکہ میں کی ایک چیز تھی اور پھر بھی وارث متوفی کو یہ حق حاصل تھا کہ اُسے قبول کرے یا پھینکدے۔ جیسے کہ کتاب دوسری مثنیٰ باب ۲۵ آیت ۵ میں لکھا ہے۔ اگر دو بھائی اکٹھے رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے بے اولاد مر جاوے اور پھر متوفیٰ کی عورت کا نہیں کہ گھر سے باہر کسی اور سے نکاح کرے بلکہ وہ متوفیٰ کے دوسرے بھائی کی عورت ہوگی۔ جب تک تو وہ باکرہ رہی جو دنوں میں وہ اپنے باپ کی جائداد تھی کبھی وہ عوض معاوضہ کے طور پر دیدی جاتی تھی کبھی خاندانی تنازعات کے مٹانے میں کام آتی تھی اور کبھی دشمن کو دام میں لانے کا ایک اچھا آلہ تھی۔ ساؤل کو داؤد سے نفرت تھی اور ساؤل اُسے اپنا دشمن سمجھتا تھا بالمقابل میکال دختر ساؤل کو اُس خدا کے پہلوٹھے بیٹے سے محبت تھی۔ ساؤل نے اپنی لڑکی کو جس خیال سے اپنے جانی دشمن کو دیا وہ اس اُس کے فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ میں یہ لڑکی اُس کو دیتا ہوں یہ اُسے دام میں لاویگی۔ (پہلا سموئیل باب ۱۸ - آیت ۲۱)

خانگی فرائض سے عورت کی کیا مجال تھی کہ وہ عامہ امور زندگی میں مرد کا ہاتھ بٹا دے۔ گھر سے باہر اُس کا کام ہی کیا تھا اور اگر وہ معمولی فرائض کے حدود سے باہر جا کر کام کرتی خواہ وہ فطرت اور وقت دونوں کے سخت تقاضے سے ہی کیوں نہو اُس کو سخت سے سخت سزا ملتی جب دو آدمی آپس میں لڑیں اور ایک عورت جا کر اپنے خاوند کو اُس کے ہاتھ سے چھڑانے لگے جو اُسے مارنے لگا ہے اور پوشیدگی سے اپنا ہاتھ ڈال کر خاوند کو بچاوے تو ایسی عورت کے لئے مذہب قانون یہودیت میں ایسا حکم تھا۔ تو اُس عورت کے ہاتھ کاٹ ڈال اور چاہئے کہ تیری آنکھ اُس پر رحم نہ کرے "

شریف خواتین یہ ہے تو غلطی۔ لیکن مردوں نے عورت کو ہمیشہ ناقص الفہم اور عامہ عقل سے خارج ہی سمجھا ہے۔ اور اس عامہ امر میں اسرائیل کے خاندان نے کوئی خاص استثناء نہیں کی تھی۔ ہاں عورتوں پر

یہ الزام بھی دیا گیا ہے کہ عورت ذات بڑی متلون ہوتی ہے۔ یہ مرد کا محاکمہ تو بالضرور کسیقدر زبردست اور محکم کا ہی فیصلہ ہے۔ لیکن آپ کو اس سے نقصان بہت پہنچا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عورت کے الفاظ پر اعتبار پورا نہیں کرتے۔ اور نہ خاص توجہ سے اُنپر غور کرتے ہیں۔ آجکل بھی جو علم و فضل اور روشنی کا زمانہ ہے اور عورت نے عملاً اسی محاکمہ کا بطلان بھی کر دیا ہے۔ لیکن میرے علم میں تو مشکل سے کوئی زبان ایسی ہوگی جس میں ضرب الامثال ہو کہ جس میں عورت کی بات پر عدم اعتبار کا اشارہ ہو تو ایسی صورت میں مجھے کوئی چنداں حیرت بخش یہ امر نظر نہیں آتا۔ اگر آج سے ساڑھے تین ہزار برس پہلے یہودی بھی عورت کے لفظ یا اُس کے قول اقرار کو چنداں وزنی نہ سمجھتے تھے اور نہ اُس کے حلف یا اقرار پر حصر کرتے تھے جب تک اُس کے الفاظ کی تائید اُس کا خاوند یا باپ جیسی صورت ہو نکردے اور تو اور اگر خداوند کے حضور بھی کوئی قول و قرار وہ کرتی تو یہ بھی بے اثر ہی سمجھی جاتی اور یہ تو اُس کی خوش قسمتی تھی کہ یہوواہ بھی عورت کے معاملہ میں نرم سلوک کر کے اُسے معاف کر دیتا تھا۔ (گنتی باب ۳۰۔ آیت ۳۔ ۷)

قانون وراثت

بہت سے ایسے قوانین کے مقابل جو اُس وقت اور اقوام میں رائج ہے اور میں کہ سکتا ہوں۔ اب بھی نام کے مہذب اقوام میں رائج ہیں۔ اسرائیلی قانون وراثت نے زیادہ تر عورت کی رعایت کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے وہ باپ کے ترکہ کی وارث نہیں سمجھی جاتی تھی لیکن جب ذلیفوحد لپسر حِفر مر گیا اور اُس کے ہاں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ ہاں اُس کے بھائی تھے اُن کے مقابل اُس کی لڑکیوں نے دعویٰ وراثہ کیا۔ جناب موسیٰ خداوند کے حضور حاضر ہوئے اور یہ تنازعہ پیش کیا۔ اُسپر یہوواہ (خداوند) نے بالفاظ ذیل فیصلہ دیا:۔

"اسرائیل کے بیٹوں کو کہہ دے کہ جب کوئی آدمی مرے اور اُس کا کوئی بیٹا نہو تو اُس کی جائداد اُس کی لڑکیوں تک پہنچا دے (گنتی باب ۲۷ آیت ۸ و ۹)

عورت اور ناپاکی

اب ایک اور اہم امر بھی ہے۔ جسپر بہت کچھ اختلاف رائے ہوا ہے۔ شریف خواتین! کیا آپ مجھے اجازت دینگی اگر آپ۔ مجھے اجازت دینگی اگر میں آپ کو اطلاع دوں کہ یہ مرد کا بچہ جو زبان کی چالاکی سے آپ کو نہایت ہی پیارے الفاظ سے پکارتا ہے کبھی آپ کی جنس کو خوبصورت اور اچھی جنس۔ کبھی اپنے سے بہتر اور اپنا بہتر نصف حصہ کا لقب آپ کو دیتا ہے یہ ذات شریف تو ہمیشہ سے آپ کے ساتھ منافقانہ چال ہی چلتا رہا۔ بعض وقت جذبات کے ماتحت اور وہ بھی تمہاری صحبت میں اپنی ہی عیش و مسرت کو بڑھانے کے لئے اُس کی زبان پر جب انداز شیریں اور دلربا الفاظ کا خزانہ ہوتا ہے جنسے یہ دمبدم آپ کو یاد کرتا ہے۔ محبت۔ پیار۔ مراعات اس کی ہر نقل و حرکت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن ذرا وقت کا جادو دور ہوا اور یہ الگ ہوا تو پھر یہ پتھر کا سا سخت اور لوہے کا سا سرد ہو جاتا ہے۔ یہ جتنے بڑے بڑے مذہب قریب قریب سے لئے پھرتا ہے ان سب نے شریف خواتین! آپ کی ذلت میں کمی نہیں کی۔ تمام مقدس امور میں مجھے تو یہ کہتے ہوئے حجاب سا معلوم ہوتا ہے آپ مجھے معاف فرمادیں اگر میں کہوں مرد نے تمام مذہبی اور مقدس امور میں آپ کو پلید اور ناپاک خیال کر لیا ہے۔ ایام ماسبق میں جاپانیوں نے کبھی اجازت نہیں دی کہ عورت مذہبی عبادت میں کوئی حصہ لے چین میں پہلے عورت کو مندر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہندوستان کی مَن و بعض شاستروں کی رُو سے عورت کا کوئی کام نہیں تھا کہ مقدس کتاب کو ہاتھ بھی لگا دے۔ اور عورت کو جھوٹ کی طرح ناپاک سمجھا گیا تھا۔ یہانتک کہ عورت اگر بُت کو ہاتھ لگادے تو بُت کی خدائی اُس میں سے نکل جاتی تھی۔ عورت ناپاک ہو جاتی تھی اور اُسے پھینکنا پڑتا تھا۔ ایسا ہی جب ہم تاریخ باب ۸ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان نے دختر فرعون کے لئے الگ گھر بنا لیا اور اُسے داؤد کے شہر میں نہ رہنے دیا اور یہ کہا کہ میری عورت اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے شہر میں نہیں رہ سکتی کیونکہ یہ جگہ مقدس ہے جہاں خداوند کی کشتی موجود ہے۔ اس واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ یہودی عورت کو ناپاک سمجھتے تھے لیکن میں اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا مجھے بائیبل میں بعض ایسی عورتیں نظر آتی ہیں جو خدا کے کلام سے مشرف ہوئیں۔ مثلاً موسیٰ اور عیسیٰ دونوں کی مائیں۔ علاوہ انہی ایک اور بانجھ عورت کو خدا کے فرشتہ نے صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری دی۔ اب جس قوم میں عورت کو اسطرح ربانی فضل کا مورد سمجھا جاوے وہاں عورت ناپاک اور پلید نہیں سمجھی جاتی۔ رہا جناب سلیمان کا معاملہ یہ بالکل صاف ہے۔ اگر انہوں نے دختر فرعون کو مقدس جگہ میں رہنے کی اجازت نہ دی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اسرائیل کے خاندان سے نہ تھی وہ غیر مختون قبیلہ سے تھی۔ اور یعقوب کا خاندان یعنی یہودی غیر قوم کو اپنے مذہب یا مذہبی امور میں دخل نہیں دیتے تھے

عیسائیت میں عورت کی حیثیت

یہ واقعی افسوسناک امر ہے کہ جناب مسیح کے ایام بہت ہی تھوڑے تھے اُن کو موقعہ ہی نہ ملا کہ وہ عورت کی حیثیت کو جو اُس مذہب یہودی میں حاصل تھی کچھ بہتر بناتے اگرچہ جہانتک اُنکا ذاتی برتاؤ عورتوں سے تھا وہ عورتوں کے حق میں نہایت خیر و خوبی سے وابستہ تھا۔ علاوہ ازیں جیسے کہ اُنھوں نے خود خطبہ" ہی میں کہا ہے کہ میں شریعت اور انبیاء کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ اُن کی تمیل کرنے آیا ہوں اس لئے اُن کے واسطے مجبوری تھی ان الفاظ کے بعد جناب مسیح نہ تو قانون میں کوئی اضافہ کر سکتے تھے نہ اُسے کم کر سکتے تھے۔ ہاں پاؤس نے ایک طرف تو ہمیں تمام قوانین و شرائع سے آزاد کر رکھا ہے۔ لیکن اُس کے سارے مذہب کا ملیتھر اُس کا یہ قول ہے:۔

"عورت کے ذریعہ ہی گناہ دُنیا میں آیا اور عورت کے طفیل ہی ہمکو موت دیکھنی پڑی"

اب پاؤس کے متبعین جو محض عورت کے طفیل نہ صرف بہشت کھو بیٹھے۔ بلکہ دائمی سزا کے بھی بوجھ تلے آگئے یہ تو پھر قابل معافی ہیں۔ اگر عورت کے ساتھ سلوک کرنے میں متبعین پاؤس مراعات سے کام نہیں لیتے اور اُس کو بُرے ناموں سے یاد کرتے رہے اور بات بھی درست ہے اس قدر بھاری نقصان عورت کے ذریعہ اور پھر وہ غضبناک ہو۔ جب پاؤس نے یہ فتویٰ دیا کہ آدم نہیں بلکہ عورت کے فریب میں مرتکب گناہ ہوئے تو پھر پاؤس کے یہ مقدس الفاظ کیوں کلیسا کے گنبد سے وقتاً فوقتاً نہ گونجتے رہیں اور عورت کی ذات کو آئے دن مقدس درشت الفاظ سے بابرکت

نکیا جاوے ان مقدس حضرات نے اپنی بہنوں یعنی عورت کے لئے ایک بڑا بھاری ترکہ پاک الفاظ کا چھوڑا ہے جس کی فہرست بہت ہی لمبی ہے۔ہاں میں اُن میں سے چند الفاظ یہاں لکھدیتا ہوں جن میں مقدس برنارڈ۔ مقدس انتانی مقدس بوناوینچر مقدس جیروم۔ مقدس گیر یگرے اعظم اور مقدس سی پین نے عورت کو ملقب کیا ہے۔

"شیطان کا آلہ۔ شیطان کے ہتھیاروں کی جڑ۔ بچھو جو کاٹنے کے لئے ہروقت طیار رہے۔ شیطان کا دروازہ اور گناہ وعصیاں کی سڑک۔ زنبور کی زہر۔ وہ آلہ جو ہماری روحوں پر قبضہ کرنے کے لئے شیطان استعمال کرتا ہے۔

مقدس ٹرٹولین تو عورت سے اس قدر برافروختہ ہے کہ وہ ایک مقام پر کہتا ہے

"عورتو۔ تم نہیں جانتی کہ تم میں سے ہر ایک حوا ہے۔ خدا کا فتویٰ جو تمہاری جنس پر تھا وہ اب بھی تم میں موجود تو پھر جرم بھی تم میں موجود ہوگا۔ تم تو شیطان کا دروازہ ہو تم ہی نے قانون الٰہی کو توڑا تم ہی نے آسانی سے خدا کی تصویر یعنی مرد کو ضائع کیا

اسلام نے کیا حیثیت عورت کو دی

کس قدر قابل افسوس کس قدر قابل تاسف یہ امر ہے کہ عورت جو مرد کی محبوب ترین رفیق ہے۔ عورت جو مرد کا پیارا مونس ہے۔ عورت جو ہر قسم کے عمدہ مفید اور صحیح تاثرات سے اثر یاب ہو سکتی ہے۔ عورت جو محبت وشفقت کا سرچشمہ ہے عورت جسکی محبت وشفقت میں خوردسال دُنیا کے ہدایت اور ترتیب وتعلم کے اسباب وابستہ ہیں وہی عورت جس کی محبت بھرے زانو پر لیٹ کر میں نے سب سے اول اپنے خالق ومالک کا نام سیکھا۔ عورت جس نے اپنی آغوش محبت میں مجھے کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جو میرے اسلام کی جڑ ہے۔ آہ۔ عورت جو دست قدرت کی ایک مکمل اور خوبصورت سے خوبصورت صناعی ہے جسکا بے لوث اور دلکش دل کے ساتھ محبت آمیز نگاہ سے اپنے خاوند کو پیار کرنا۔ مرد کو خزانہ مسرت کا مالک بنا کر دونوں پر ہمیشہ کے لئے مہر یگانگت لگا دیتا ہے عورت جس کو قرآن نے محصنات کہہ کر مرد کے لئے ایک حصن حصین طیار کیا جو لشکر گناہ کے مقابل ایک مضبوط قلعہ ہے۔ عورت جو مرد کے لئے تقوے اور پرہیزگاری کا لائٹ ہوس یعنی منار روشنی ایسے وقت ہو جاتی ہے جب اُس کا جہاز شہوانی جذبات کی طغیانی سے ٹکراتا ہوا تباہی کو پہنچنے لگتا ہے اور ایک لفظ میں عورت جو بے لوث محبت کے ذریعہ بھوت یعنی مرد کو فرشتہ بنا دیتی ہے آہ عورت۔ بدقسمت عورت مرد نے تجھے بدعقیدگیوں غلط عقیدوں کے باعث بدترین رنگوں اور سیاہ ترین نقشوں میں دنیا پر ظاہر کیا۔ اور یہ جو میں نے عورت کی اصل حقیقت ظاہر کی ہے کیا شاعرانہ ترنگ ہیں۔ میں کچھ کا کچھ بیان کر گیا ہوں۔ نہیں معزز خواتین نہیں میں نے جو کچھ کہا ہے میرا ایمان ہی ایسا ہے اور میرا ایمان کیا مجھے تو لارڈ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں ایسا ایمان رکھوں اور یاد رہے کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے بہتر عورت کا مددگار عورت کے حقوق کا قائم کرنیوالا۔ عورت کے حقوق کا محافظ تمہیں دُنیا میں نہ ملیگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے مادر مشفق کی عزت کرنے کے لئے یہ سکھلایا:۔

"تیری بہشت تیری ماں کے قدموں تلے ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جسنے مجھے عورت سے حسن سلوک کے لئے حکم دیا اور کہا:۔

"میرے متبعین میں بس بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر سے بہتر اور مہربان سے مہربان ہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھے تعلیم نسواں کے لئے فرمایا:۔

"علم کا حاصل کرنا۔ عورت مرد دونوں کا یکساں فرض ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے عورت کی وہ عزت وتوقیر کرکسی نے کیا کرنی ہے جب اُس نے کہا

"عورت خاوند کے گھر میں گھر کی بادشاہ ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے اپنی زوجہ کو ہی خوشی کا سامان کامل سمجھنے کے لئے کہا:۔

"دنیا میں خوشی اور مسرت کے تو بہت سے سامان ہیں لیکن سب خوشیوں کا بڑا خزانہ ایک عفیف اور پارسا بیوی ہے۔

ہبوط آدم پر قرآن کی رائے

اسلام جب دنیا میں آیا تو اُس نے یہودیت اور عیسائیت میں عورت کو اس حیثیت سے پایا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ شریف خواتین اور صاحبان مجھے آپ یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ایام وسطیٰ کے مقدس پادریوں نے جو کچھ بھی فتویٰ عورت پردیا جو میں نے یہاں ذکر کیا ہے وہ بالکل اُس اصول اور عقیدے کے ماتحت اور مطابق تھا جس پر پاولوس نے مسیحیت کی بنیاد رکھی۔ جو کچھ ہم کتاب پیدائش میں ہبوط آدم کے متعلق پڑھتے ہیں اُس کا لازمی اور منطقی نتیجہ بھی ہونا چاہئے۔ جو کلیسیا کے مقدس پادریوں نے عورت کے متعلق کہا اس لئے قرآن کریم کا جو میرے نزدیک ہرگز تہذیب وشائستگی کی ایک کامل کتاب نہ ہوتی جب تک عورتوں کو اُنکی گم شدہ حیثیت وعزت واپس نہ دلاتے یہ پہلا فرض تھا کہ وہ اس قصہ آدم کے متعلق اس امر کا بھی فیصلہ کردے کہ اس معاملہ میں گناہ کس کا تھا آیا آدم کا یا حوا کا۔ پس قرآن میں جو میں نے دیکھا ہے وہ وہ نہیں جو پاولوس نے کہا ہے کہ آدم نہیں بلکہ حوا نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ قرآن نے فرمایا

وقلنا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة وکلا منها رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا من الظلمین ۝ فازلهما الشیطن عنها فاخرجهما مما کانا فیه وقلنا اهبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض الخ سورہ بقر آیت ۳۱/۳۲

ترجمہ ہم نے آدم کو کہا تم اور تمہاری بیوی اس باغ میں رہو جو چاہو اس میں سے کھاؤ لیکن ہاں اس درخت (درخت علم نہیں درخت نفاق وفساد) کے نزدیک تک بھی نہ جانا (قرآن میں لفظ شجر کا استعمال ہوا ہے۔ شجر کے لغوی معنی دو ہیں۔ شجر بمعنی درخت۔ شجر بمعنی فساد لڑائی جھگڑا۔ تنازعہ۔ مشاجرہ) ورنہ ظالم ٹھہرائے جاؤگے شیطان نے اُنھیں پھسلایا) اور وہ جہاں تھے وہاں سے اُنھیں نکلنا پڑا

کیا یہ حقیقت وصداقت ہے جو ہر روز ہمارے تجربہ میں آتی ہے۔ ہر ایک عورت خاوند اپنے گھر میں۔ آدم

دوا کی طرح عدن میں ہے - جب تک محبت - پیار - اتفاق - یکجہتی رہی گھر بہشت رہا - جس دن فساد و نفاق کے درخت کا پھل کھایا بالفاظ قرآن آدم و آدم (؟) بہشت سے نکالے گئے (باقی آئندہ)

اِسلام صلح کا شاہزادہ اور سلامتی کی شاہراہ ہے

ہمارے مکرم دوست شیخ رحیم بخش صاحب نے مسلم کے ایک مضمون پر ہمارے آریہ بھائیوں نے خواہ مخواہ شور مچایا ہے کہ ہم پر بیجا حملہ کیا گیا ہے - حالانکہ شیخ صاحب کے الفاظ بہت محفوظ ہیں - خواہ مخواہ فقرات کو کاٹ کر کچھ کا کچھ بنا لینا یا سمجھ لینا ان لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو لڑائی کے واسطے ہر وقت بہانے کی تلاش میں ہوں - آریہ صاحبان کبھی تو لفظ آریہ کو ایک قومی لفظ بتلاتے ہیں جس کا اطلاق ساری Aryan Race آریہ ریس پر ہوتا ہے اور کبھی اسکو ایک مذہبی نام یقین کرتے ہیں - بہرحال شیخ صاحب نے اپنے اس تازہ مضمون میں جو درج ذیل ہے اپنی اصل اسلامی سپرٹ کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جس سے اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین فائدہ اُٹھائینگے - (اڈیٹر)

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
ہمکو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

اس نے ہمیں سکھایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو رب العلمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین اور ساری دنیا کا خالق و مالک یقین کریں اور اس پر مفصل یہ کہ ہم نبی کریم کو اپنے ہادی برحق مانتے ہوئے اُن کے نقش قدم پر پا رکھیں سو ہم ایسا ہی کرتے ہیں!-

(۲) یہ تعلیم ہمیں قرآن نے دی جو کہ ہماری الہامی اور آسمانی اور زندگانی کی کتاب ہے اور چونکہ یہ محفوظ - تبدیل و تحریف سے ہمارے پاس ہے - اس لئے ہم پر یہ بھی فضل ہے کہ دُنیا کی تمام ہدایت اور بنی آدم کی بہتری و بہبودی صرف اسی تعلیم سے متعلق ہے اور یہی تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ ہے اسی حقیقت کے معیار پر الہامی اور غیر الہامی تحریکوں کا فیصلہ ہے

(۳) صدقے جاویں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کہ جن کی معرفت ہمیں تعلیم ملی - کہ ہم ہندوؤں کے رامچندر جی مہاراج کو اور ایسے ہی کرشن دیو جی کو موسیٰؑ کو عیسیٰؑ کو اور ایسے ہی تمام اُن مقدس اشخاص کو جو دُنیا کے کسی حصہ میں آئے ہوں اُن پر نہ ہمارا صرف ایمان ہے بلکہ عملی شیوہ بھی ہے - جیسے کہ پیارے ہمارے ... کی سیرت میں اسکا عکس پایا جاتا ہے - اب یہ کس کے طفیل ہمیں یقین ہوا - سرور دو جہان ہادی مکرم محمد مصطفیٰ خاتم النبیین رسول رب العالمین کی پیروی کرنے سے - پس وہی جناب والا وہ ذات پاک ہیں جو ان جملہ کی عزت کراتے - اور گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا سبق پڑھاتے ہیں کیا ہی پیاری ان کی اتباع ہے کہ جن کی اتباع سے ہرایا ہوا اور اون کی اس الٰہی تعلیم سے نہایا ہوا انسان قادر اور مہربان اللہ ہی کا محبوب بن جاتا ہے - ہم صحابہ کرام ان کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے کمال کو پا گئے کہ جن میں ہر ایک غوث - ابدال - شہید بھی کہلاتا ہے - اور ہر زمانہ میں اپنے وقت کا امام ہو نائب مقدسہ بن کر تھا اور پھر مفصل یہ کہ اس زمانہ کا امام جو مسیحیوں کے لئے مسیح اور مسلمان کہلانے والوں کے لئے مہدی اور ایسے ہی آریہ اقوام کے لئے کرشن ہے - یہ ہے حقیقی اسلام جو زندگی جاودانی کا چشمہ روحانی اور صادق ایمانداروں کا ایک بازو ہے۔

ہمارا مذہب

ہم اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت یقین کرتے ہیں اس سے بڑھ کر ثبوت ہمارے پاس یہ ہے کہ ہم قرآن شریف و سنت نبوی کو اپنا امام و مقتدا مانتے ہیں اور ہم صرف ایک ہی امام کے ماتحت ہیں - پس یہ بھی محض صرف ہمکو ہی نصیب ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت اور حقیقی پاکیزگی کا نتیجہ ہے

لوگوں کو کیا واجب ہے

یہ عرض کہ باقی لوگوں کو کیا کرنا چاہیے یہ ہے کہ صلح اور آشتی کی راہ پر قدم ماریں اور ایک ہادی دینی محمدؐ کی ماتحتی میں آجاویں تاکہ وہ ایک الہام کی ماتحتی میں ہو کر ایک دوسرے کے سچے خیرخواہ اور حقیقی ہمدرد پورے طور سے ہو جائیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اپنا سا جانیں اور وہ یہ کہ جسطرح ہم نے صلح کے شاہزادے کو مانا اور سلامتی کا راہ اختیار کر رکھا ہے وہ بھی اسی کا ساتھ دیویں اور ہم سے یہ بھی پریم بھرا برتاؤ کریں مگر یہ یاد رکھیں کہ یہ اسلام سے باہر ہرگز ناممکن ہے • کیونکہ

آسمان کے تلے اور زمین کے اوپر صرف یہی ایک پیارا نام (اسلام) ہے

کہ جس کی اطاعت میں اگر تمام انسان خدا سے صلح کر لیتے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی احسان اور محبت کر سکتے ہیں اور نیز مفصل یہ کہ حضور جارج پنجم اور اُن کی طرف سے جو حکام ہیں اُنسے وفاداری اور دلداری اور انکساری کرکے قرآن اور مقدس بانی اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچاتے ہیں تاکہ ابدی میراث کا حصہ دلاویں

موجودہ مسلمان اور مسیحی ہندو آریہ اور سکھ کیا کریں

موجودہ حالت میں مسلمانوں - ہندوؤں آریوں - سکھ بھائیوں اور مسیحیوں کو واجب ہے کہ وہ اس طرز پر عمل کریں اور اگر یہ شاق گذرے

کلمات بجا لاویں جو صلح اور آشتی کی راہ اور محارفانہ (؟) دلجات کا نباہ ہونا لازم ہے وہ یہ کہ جسطرح ہم نے اپنا ایمان اور طرز عمل نباہ کرکے صلح کی بنیاد ہادی اسلام تشریف لانے اور فی زمانہ اُن کے غلام حضرت مرزا کے بتلانے اور اُن کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کرنے سے دکھا رکھی ہے ویسے ہی یہ بھی جو غیر اسلامی ہیں اپنی زندگی کے دعا کو بنادیں اور نہیں تو کم سے کم یہ تو کریں کہ وہ اپنے اپنے مذاہب میں ہر جگہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صادق اور مقدس اور خدائے قدوس کا برحق محبوب جان لیں اور اس کے ثبوت کے لئے تحریری تقریری مضامین کثرت سے چھپوا کر تمام جگہوں میں پھیلا دیں
اب یہ وہ مطالبہ ہے جو بالکل راستی اور آشتی اور صلح پر مبنی ہے *

ہماری ایک اور قربانی

اب اس حالت میں ہم جیسا کہ ہمارے امام کا فرمان ہے اسی مطابق گائے کا گوشت کھانے سے باز رہینگے

درحالیکہ السابق مسٹر رحیم بخش

دستودیوی) مرتوبہ جو آسمان پہ ہے اسی طرح گاے کے گوشت لینے سے باز آتے رہے۔ کیونکہ اسلام کی پیارے یہ آیت بھی ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں کسی طرح سے بھی جبر نہیں۔ اب یہی وہ حکمت ہے کہ آسمان سے ہے۔ کیا کوئی ہندو آریوں میں سے ہماری مانیگا اور ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ جہانتک بھی ممکن ہے دوسروں کو بھی اسی بات کی رغبت دینگے بشرطیکہ لوگ مذکورہ بالا اقوام سے اپنے اسی ایمان کو جیسے ہم نے کہاہے قولاً۔ فعلاً۔ عملاً دکھا بھی دیں

سوا سے ہندو پیارو اور اسے پریمی آریو کوئی تم میں ہے جو اس سب بھری تعلیم پر نوٹس لیگا۔ یہ ہماری خدا ترسی بھری اور محبت بھری درخواست ہے جلدی کرو اور پھر میں کہتا ہوں کہ جلدی کرو کیونکہ اس میں ہزاروں سینکڑوں جانوں کا بھلا ہے

سکھ بھائی اور سکھ بھائیوں کو لازم ہے کہ وہ بھی جھٹکا اور سور چھوڑ دیں ایسی حالت میں ہم یہ قربانی کرینگے کہ جیسے ہم نے تنباکو کو بُرا جانا ہے ویسے ہی تمام بھائی مسلمانوں سے منت کر کے اس بات پہ آمادہ کر دینگے کہ وہ سکھ اقوام کے گورو صاحبان کی خاص عزت کریں جیسا کہ پیارے احمدی قوم کی مجبوری ہے اور ایسے ہی بہت اور لوگ بھی مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت امام کی تعلیم کے موافق اس امر پہ اتفاق کیا ہے۔ اب سکھ اقوام کو واجب ہے وہ ہمارے ہادی کی دل وجان سے پاس کر کے عزت کریں۔ اور اپنے اخبارون۔ رسالوں اور تصنیفات میں متفق ہو کر اس امر کا اظہار بھی کریں

اور چونکہ ہم بابا نانک صاحب کی عزت کرتے ہیں اس کے بدلہ میں اُن کو بھی ہمارے نبی کریم کی اور اُن کے آل کی عزت کرنی چاہیے کہ پیارے گرنتھ صاحب میں خود باوا صاحب نے کر کے دکھا بھی دیا ہے۔ امید ہے کہ دوست ہمیں وعدے دیا کرتے تھے اس موقعہ پر اپنی سرگرمی کا اظہار فرما دینگے

یہ کوئی انوکھا اور نرالا امر نہیں ہے بلکہ جواب کا جواب ہے اب کوئی ہے سکھوں میں ایسی پارٹی جو اس فرض سے سبکدوشی حاصل کریگی

پادری مسیحی صاحبان جیسے کہ ہم مقدس بائیبل اور حضرت مسیح اور اُن کی والدہ کو خدا کے محبوب اور مقدس اشخاص جانتے ہیں ویسے ہی تم بھی ہمارے نبی کریم اور اُن کی آل کو مقدس مانو

مسلمانوں کو واجب آپکو موجودہ حالت مذکورہ بالا کے طرز عمل کے ساتھ ہونا چاہیئے اور آپس باہم تنازعہ کو چھوڑ دینا ضروری اور لابدی امر ہے۔ یا کم سے کم اتنا تو کریں کہ جو ہم نے اوپر مذکور کر دیا۔ اور واعظوں اور ملانوں کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ خدا خوفی سے ہنوز کام لیں اور اللہ کو اپنا رازق جانیں۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ اپنی مٹھی گرم کرنے کی خاطر باہم جھگڑے نہ ڈالیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو اختلاف ہے اُن کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر تاہم ایسے اختلافات چھوڑنے ضروری ہیں کہ جس سے عدالتوں میں خراب ہونا پڑتا اور ایک دوسرے کو اکثر اکسار کرکے اُن کا سر تا پاؤں ڈبو دیا جاتا ہے۔ بہر حال نوٹ کرلیں

شیعہ ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ گالیاں دینا اور شرک کرنا ترک کر دیں۔ بُت پرستی چھوڑ دیں

مخالف خوارج آپ کو واجب ہے کہ اہلبیت پر سب وشتم نہ کیا کریں اور قتل کی عادت سے باز رہیں یہ ایک وقت ہے جو اتفاق چاہتا ہے بہت ہی بھلا ہوگا۔

اہلحدیث مقلدوں کو لازم ہے کہ غیر مقلدوں کے احادیث صحیح کے مقابلہ میں ائمہ کے اقوال پر بحث نہ کیا کریں بلکہ برادرانہ سلوک کریں۔

غیر احمدی۔ الغرض سب غیر احمدی بھائی مسلمانوں کا بھی یہی فرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ مرحوم و مغفور پر جو کفر کے فتوے لگائے وہ واپس لے لیں اور جو باز نہ آویں ان سے الگ ہو جائیں۔ اور آئندہ کو کبھی کسی راستباز کو بُرا بھلا نہ کہیں پس یہ بھی ایک حقانی اور صلح کن طریقہ ہے جو میں نے بتایا

سب کا فرض۔ پس لازم و فرض ٹھہرا دیں کہ سب لوگ کفر و جہالت سے باز آویں اور آپس میں برادرانہ برتاؤ کریں اخوت اسلامی کو ملحوظ رکھیں۔ قرآنی تعلیم کا پیارے یہ بھی خاص مقصد ہے اور یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس راہ پر پہلے قدم مارے۔ مگر شریر اور کور باطن ہمیشہ فساد اور ظلم پر ہی کمربستہ ہوگا۔ اے آسمانوں کے رہنا اور اے زمین والو خدا کا خوف مانو کیونکہ عزیزاور رفیق یہی سلامتی کی شاہ راہ ہے۔ جو صلح کے شاہزادے حضرت نبی کریمؐ کا چمکتا ہوا سنہرا اصول ہے۔ سلامتی کے خدا تو یہ ہی سب دلوں میں آسمان سے بھر دے۔ آمین

پس صریح قرآن کی تعلیم پر پابند رہیں اور حدیث صحیح کو سب برحق جانیں۔ اگر اس کے فہم میں اختلاف ہو تو حوالہ بخدا کریں اور اُسپر جھگڑا نہ کریں ہاں حسن اسلوبی اور محبت سے جرح کریں مگر خفیف جھگڑے کو روا رکھیں۔ غرض ہر ایک مذاہب اور فرقہ کو واجب ہے کہ خدائے قدوس اور قادر کا خوف مانیں تب تو پیارے یہ ملک ہندوستان جنت نشان نظر آئیگا۔ اور ایسے ہی دیگر تمام ممالک بھی ہو جائینگے۔ پس اپنے اس عمل سے ہر ایک فہم پر چلنے کی توفیق حاصل کروگے اور وہ دن دور نہیں جو ایک دوسرے کی تکفیر پر تُل چکا پھر خدا خوفی اور انصاف پر ہوتا جائیگا۔ غرض سلامتی اور رحم ابدی ہمپر اور تمپر ہو جو کل تعلیم کے دل سے پابند اور اس کے حقیقی دلدادے ہیں اے خدا آمین

میں ہوں صلح کا طالب خیر خواہ اقوام۔ رحیم بخش راجپال مسلمان خادم اسلام

ایڈیٹر صاحب نور سندھ میں۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور حیدرآباد سندھ کے مسلمانوں کے بلانے پر حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے وہاں تشریف لے گئے تھے آپ کے لیکچروں کے متعلق وہاں کے ایک معزز مسلمان جناب گل باز خانصاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"جناب شیخ محمد یوسف صاحب تاریخ ۲۶۔ مئی کو حیدرآباد تشریف لائے۔ ایک ڈیپوٹیشن انجمن اسلام صدر بازار کا انکی خدمت میں اسٹیشن پر حاضر ہوا۔ شیخ صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حیدرآباد میں آنے کے بعد دو لیکچروں کا انتظام کیا گیا اور نوٹس چھپوا کر تقسیم کر دیئے گئے ایک لیکچر ان کا تاریخ ۲۸۔ مئی کو ہوا اس کا مضمون یہ تھا کہ بابا نانک کا اصل مذہب کیا تھا۔ دوسرا لیکچر یہ تھا کہ اسلام کی دوسرے مذاہب (آریہ سناتن۔ برہمو۔ عیسائی وغیرہ) پر کیا فضیلت ہے۔

وقت مقررہ پر اپنا لیکچر شروع کروایا۔ بہت سکھ۔ ہندو مسلمین۔ پارسی۔ کرسچن جمع ہو گئے۔ لیکچر شام کے سات بجے شروع ہوا اور ساڑھے نو بجے تک چلا گیا۔ لیکچر خدا کے فضل سے بہت ہی عمدہ رہا بہت ہندو صاحب سنکر حیران رہ گئے کہ یہ ہدایتیں بابا نانک کی آجتک سُننے میں نہیں آئیں۔ الحمد للہ لیکچر نے اس قدر

ہندوؤں کے دل پاش کیا کہ آخیر تک ہندو بیٹھے رہے اور بڑی غور سے سنتے رہے۔ اس پچھلے لیکچر کا یہ نتیجہ ہُوا کہ دُوسرے روز اگرچہ لیکچر اسلام اور اُس کی خوبیوں پر تھا تاہم بہ نسبت پہلے روز کے ہندو بہت آئے اور پارسی آریہ کرسچن وغیرہ بھی بہت دکھائی دیتے تھے اور شیخ صاحب نے بہت عمدہ طرح سے لیکچر کو ادا کیا۔ ہر ایک مذہب کے اصول اور اسلام کے اصول جُدا جُدا بڑی خوبی کے ساتھ بیان کئے عمدہ عمدہ دلائل پیش کئے کتنے ہندو پارسی صاحبوں کی زبان سے میں نے سُنا کہ واہ بہت عمدہ ثبوت ہیں۔ الحمد للہ دونوں لیکچر بہت اچھی طرح سے ختم ہُوئے۔

بندہ گل باز خاں۔ صدر بازار حیدر آباد سندھ

انہیں لیکچروں کے متعلق برادرم حاجی محمد عمر الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر دو لیکچروں میں حیدر آباد سندھ شہر اور صدر بازار کے عمائدین مسلم و ہنود موجود تھے اور ملکہ شہر کے قاضی صاحب بھی جو کہ ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں شریک جلسہ تھے اور ہندو مسلمانوں اور چند کس عیسائی صاحبان کے کثیر جماعت موجود تھی انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا۔ صدر بازار کے غیر احمدیان خصوصاً چودھری گل باز خانصاحب آغا عبد الوہاب خاں صاحب اور ایڈیٹر اخبار الحق سکھر میاں محمد عبد اللہ صاحب خلف الصدق میاں نجم الدین ٹھیکیدار صاحب اور میاں نبی بخش صاحب راج سیکر کے اُس حسن انتظام پر بے اختیار مُنہ سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اُن حضرات کو اُس سے بھی کہیں بڑھ کر ایسی اسلامی مجالس کے قائم کرنے کی توفیق حسنہ عنایت کرے۔ اللھم زد فزد"

نور افشاں اور عبد اللہ نور

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پر تو کیا عجب کہ ابلیس بھی دشمن ہو آدم کا

مقدس ایڈیٹر صاحب نے اپنے مشن کی بے گناہی اور پاکی اور نمک حلالی اور دور اندیشی کے خیال سے تہذیب اور انسانیت سے مجبور ہو کر اپنے مسیحی اخبار "نور افشاں" مئی کے کسی نمبر میں "نور افشاں اور بھگوانداس گشتہ" کے عنوان سے میری نسبت پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے ٹھیکیدار بنکر خصوصاً اپنے مسیحی حلقہ سے تجاہل عارفانہ ستم ظریفی کرتے ہوئے ایک نوٹ احتیاطاً جڑ دیا ہے اور اپنی کرتوت کو چھپانے کے لئے اُس پرچہ کو باوجود باقاعدہ نامہ نگار ہونے کے بھی میرے پاس نہیں بھیجا تاکہ قلعی کھل نہ جاوے۔ لیکن شاید اُن کو مسیح کا وہ قول یاد نہیں رہا کہ جو تم کوٹھری میں چھپا کر کرتے ہو بالا خانہ اور بازاروں میں کھُل جائیگا۔ خیر اب ہم اس کا بخیہ اُدھیڑنے کے لئے تردید کرتے ہیں

اعلان کا بطلان

ہم کو افسوس ہے کہ "نور افشاں" ایسے با اصول ایڈیٹر کے قلم سے میری نسبت جو مغالطہ آمیز الفاظ اُن کے اپنے اخبار میں نکلے ہیں وہ سراسر لغو اور سفید جھوٹ ہے۔ اُس سے ہمیں اپنی کسر شان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتے ہُوئے محض اسبات کے لئے کمال دلی رنج ہوا ہے کہ وہ اب تک اپنی جبلی عادتوں سے مثل یہوداہ اسکریوطی مجبور ہیں کہ جس نے اُن کے خداوند مسیح کو تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کروا دیا۔

یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ میری نسبت غلط فہمی پھیلانے والے اور سب کو مغالطہ میں ڈالنے والے صرف چند ولایتی مشنری اور اُن کے متعدد دیسی پادری ہیں جو کہ ٹکے کے غلام ہیں ان کی سازش سے اپنی حسد اور کرتوت سے مجبور ہو کر سب مجھے حکمت عملی سے رسوا کرنا چاہا مگر اُنھوں نے باوجود عدالت اور پولیس کا دروازہ کھٹکھٹانے کے اُلٹی اپنے مُنہ کی کھائی ہے۔ ہم مشن کے مشنریوں اور پادریوں کی نئی چالبازیوں اور ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں کہ ان کے دائرہ سے اندر کیا کیا ناجائز کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ مگر ان کا بھانڈا پھوڑنے میں شرافت نہیں سمجھتے ہیں ؎

ہم جانتے ہیں بلبل جو ہے تری حقیقت
ایک مشت اُستخواں پر دو پر لگے ہوئے ہیں

اشتہار صداقت اظہار

جب ہم پر آپ لوگوں کی اور عیسوی مذہب اور عیسائی خدائی کی قلعی کھل چکی تو ہم نے عیسائی مذہب کو باطل سمجھ کر ترک کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جو کہ موجب نجات اور حق مذہب ہے۔ یہ آپ کی فاش غلطی اور اخلاقی کمزوری ہے کہ نامہ نگاری سے میرا نام خارج کر کے مجھے اطلاع تک نہیں دی اور مضامین ہڑپ کر کے شائع کرتے رہے اب ہمیں خود ہی ایسے لچر اخبار کی نامہ نگاری منظور نہیں جبکہ ہم اعلیٰ پایہ کے رسالوں اور اخباروں کے نامہ نگار ہیں سابق ایڈیٹر نور افشاں کی اصرار پر نامہ نگاری آپ کے اخبار کو رونق دینے کے لئے قبول کر لی تھی۔ ورنہ ہمیں آپ کے اخبار سے کوئی دلچسپی شروع ہی سے نہ تھی۔ اور اگر آپ آئندہ کچھ اور جواب الجواب یا تُوتُو مَیں مَیں چاہینگے تو ہم پبلک کے سامنے فیصلہ کے لئے مشن اور ان کے نمک حلالوں کا تمام فوٹو کھینچکر دھر دینگے تاکہ بخوبی روشنی پڑ سکے۔ لیکن ابتداءً ہمیں پیشقدمی منظور نہیں ہے والسلام

آپ کا عبد اللہ نور سابق پادری ڈاکٹر بھگوانداس "ستارہ ہند"

مقیم قادیان۔ جنت نشان

قابل امداد جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ مونگیر (بنگالہ) میں غیر احمدیوں ملانوں نے مخالفت پر بڑا جوش دکھا کر ہمارے دوستوں کو اُن کی اپنی ایک مسجد سے نکالنے کے واسطے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ایک مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے جس پر وہاں کے احباب بہت سا مالی خرچ اور حرج اُٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے اخراجات مقدمہ میں ان بھائیوں کی امداد کے واسطے ایک دفعہ اخبار میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح تحریک کی گئی تھی جس کے متعلق ہمارے پیارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر تحریر فرماتے ہیں:۔

[illegible] احباب نے مقدمہ مسجد کے لئے چندہ ارسال کیا ہے ان کے اور نیز آپ کے شکریہ کے ساتھ اُن احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں شایع فرما کر مشکور فرما دیں اور دیگر احباب کو تحریک فرما دیں کہ اس کار خیر میں شریک ہو کر سلسلہ اخوت کا ثبوت دیں کیونکہ یہ روپیہ سب تقریباً خرچ ہو گیا ہے اور بہت کم باقی ہے۔ مقدمہ مذکور ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس میں ٹرانسفر کرانے میں اُمید سے زیادہ خرچ ہو گیا۔ خدا نے چاہا تو بعد فیصل مقدمہ پورا آمد و خرچ کسی اخبار میں شایع کرونگا

ہمارے احمدی احباب اگر اس مالی جہاد میں ہمارے شریک ہونگے اور ہاتھ بٹائینگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا مخالفین بڑے زور سے مخالفت پر آمادہ ہیں ایک بڑے مجمع میں اُن کے ایک دیو بندی مولوی نے جوش مخالفت میں یہ ظاہر کیا کہ ایڈریا نوپل کے جانے کی پرواہ نہیں یہ مسجد ایڈریانوپل سے بڑھکر ہے یہ نہیں جانا چاہیئے اور احمدیوں کو اس مسجد میں قدم نہیں رکھنے دینا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library

احباب سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں

(۱) رستم علی محرر چنگی بیرونز پور مجہ (۲) نور احمد خیاط احمد کلواں عہ (۳) موصوف محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ (۴) مولوی زین العابدین عہ (۵) عبدالعزیز سکرٹری میرٹھ سے (۶) حافظ مختار احمد شاہجہانپور سے دعا الٰہی محمد صاحب تالونڈگی عہ۔

چیلنج کا جواب

ایڈیٹر صاحب اخبار عین مسئلہ قدامت روح و مادہ پر مباحثہ کے واسطے ہمیں چیلنج دیتے ہیں اور لاہور بلاتے ہیں یا قادیان آنے کو تیار ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں عرض ہے کہ آپکو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے ہمارے لاہوری احمدی برادران اس مسئلہ میں آپ کو کافی دلائل سنا سکتے ہیں بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس مسئلہ پر بہت کچھ اسٹڈی کر چکے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے احمدیہ بلڈنگس میں ہمارے احمدی بھائیوں سے ملیں اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں۔

ایک اخبار مفت

میرے مکرم ملک محمد بخش صاحب احمدی حال وارد آسٹریلیا میری گذشتہ بیماری سے صحت یابی کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی شائق اخبار کے نام ایک سال کے واسطے جاری کرانا چاہتے ہیں درخواستیں دفتر بدر میں دیں

دعا

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کا خط موضع پیرکوٹ متصل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب موصوف اپنے وطن میں بسبب علالت طبع ٹھہرے ہوئے ہیں کوئی تقریر نہیں کر سکتے۔ نہ کہیں وعظ کے لئے جا سکتے ہیں احباب اس مفید جان کے واسطے درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں ٭

سرمہ

ہمارے دوست مرزا محمد افضل خان صاحب احمدی سوڑ بازار بٹہ ۱۲ شملہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کر کے مفید پایا ہے جسکو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے ٭

اصلاح

بدر میں مراسلت "ایک پادری کی منطق اور مباحثہ سے گریز" کے عنوان سے چھپی تھی اس کے لکھنے والے صاحب کا نام غلطی سے محمد دین لکھا گیا اصل نام محمد زبیر ہے۔

دیسی سیاہی

دیسی سیاہیوں میں سے الف خانی سیاہی سب سے عمدہ اور مشہور ہوا کرتی تھی مگر بعد میں اکر ولائتی مال کی طرح ناقص ہو گئی اب پھر ایک صاحب نے نہایت محنت سے عمدہ سیاہی بنانی شروع کی ہے اور ہر قسم کی دیسی سیاہی سرخ سفید۔ پائدار وغیرہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر درجہ کی ان کے ہاں سے ملسکتی ہے نقل سے تمیز کے واسطے ہر پیکٹ پر مہر اور سنہ ۱۳۳۰ھ دیا جاتا ہے جو صاحبان دیسی سیاہی کو استعمال کرتے ہیں وہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے۔ سیاہیوں کا نرخنامہ درج ذیل ہے

سیاہی کشادہ درجہ سے ۸ر۔ پوٹیاں فی اردرجہ۔ سیاہی پوریہ فی اار سیاہی درجہ ۳ر سیاہی درجہ لعہ سیاہی درجہ ۸ر سیاہی درجہ ۱۲ر۔ ڈبیا کلاں فی ر ڈبیانی ۔ شنگرف درجہ ۱ر شنگرف درجہ ۸ر شنگرف درعہ شنگرف درعہ۔

سیاہی پختہ درجہ ۴ر سیاہی کھتیہ درعہ۔

ملنے کا پتہ عبدالعزیز خاں صاحب بازار چتلی قبر محلسرائے الف خاں۔ عبدالغنی خاں۔ دہلی۔

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم ساکن گوتم کشمیری۔ باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۴۰ سال ملازم محکمہ [illegible] روپیہ ماہوار۔ مذہب احمدی۔ آبائی پیشہ نجاری وسعادی جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے۔ اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے۔ مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ خط کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ستگاہ ہونا چاہئے

سفوف ہاضمہ

حکیم عبدالعزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب طیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے قیمت ہر ایک ماہ کی خوراک ۔ ہم نے خود کھا کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے ملنے کا پتہ حکیم صاحب موصوف دارالسلام قادیان

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش ہونی چاہیئے۔ اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی جو محض عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی عطر سے مرکب ہے۔ اسکو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح بسرخ و سفید اور مکھن کی مانند نرم ہو جاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ جھائیں۔ جھریاں۔ روڑھاپن۔ پیلاپن۔ مہاسے۔ چھیپ وغیرہ رفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۹ برس کے حسین چہرہ کے بنجاتا ہے۔ اور جو خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے کیونکہ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں۔ خوشبو کر راجہ مہاراجہ پسند کریں۔ امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ہمیشہ اسکو ملکر نہلواتے ہیں کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ کھلا رہا ہو ہو جاتی ہے۔ اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے۔ تیسرے کوئی جلدی عوارض۔ پھوڑا پھنسی۔ داد خارش سختی۔ کمال۔ ہاتھ پیر پھٹنا۔ بغل گند۔ پسینہ بدبودار نہیں ہونے پاتا۔ داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے اور جسم پر وبائی ہوا اثر نہیں کرتی۔ یعنی ہیضہ۔ پلیگ۔ چیچک موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے۔ مچھر۔ پسو کھٹمل ڈانس جورات کو نیند حرام کرتے ہیں پناہ ملتی ہے کمروں کے اندر چھڑک دینے سے ہر وباسے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ۔ ضعف بصارت ہر قسم کا درد۔ نزلہ زکام دفع ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ۔ تین کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے۔ پیشگی روپیہ آنے پر محصول وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے۔ ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے۔ المشتہر ایم سٹر مدہوش صاحب متھرا

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اسکا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابوالفضل محمد منظور الٰہی صاحب۔ خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے انہوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۸ر ہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید سکے۔ ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان